مختصر سوانح حیات
حضرت امام رضا علیہ السلام

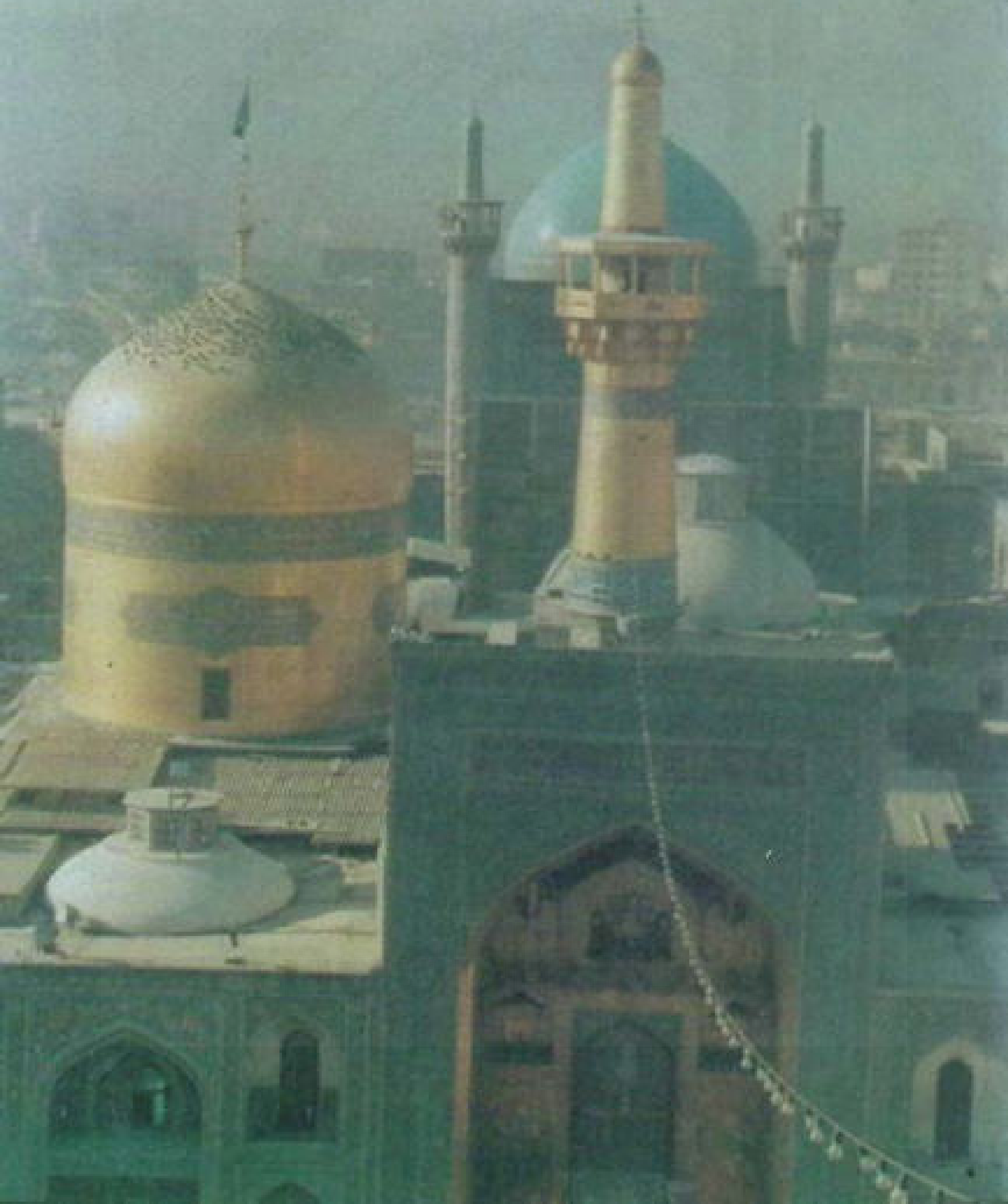

مختصر سوانح حیات

حضرت امام رضا علیہ السلام

مترجم : محمد عبداللہ جوہر

آستان قدس رضوی کے ثقافتی امور کے دفتر
قسمت بین الملی کمیٹی

فون نمبر ۵۹۰۹۰
ٹلکس ۲۵۷۸۳
پ ۔ ب نمبر ۳۱۲۱ - ۹۱۳۷۵

حرم مطہر امام رضا صحن جمہوری اسلامی

مشہد مقدس

جمہوری اسلامی ایران

نقشہ مکانات متبرکہ حضرت امام رضا علیہ السلام

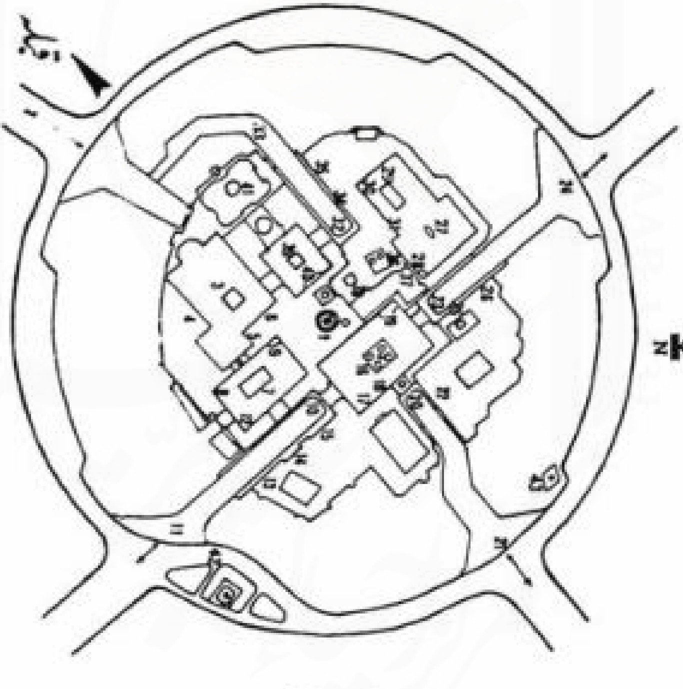

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسارت!

کتابچہ زیرِ نظر "مختصر سوانح حیات جناب حضرت امام رضا علیہ السلام" کو ہم بارگاہ جناب سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا میں بتوسل جناب قائم آلِ محمدؐ پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں، اس التجا کے ساتھ کہ بی بی اس کاوش کو قبول فرمائیں اور زائرین امام مظلومؑ میں شمار فرمائیں۔

اِلتماس

قارئینِ کرام سے التماس ہے کہ ہمارے مرحومین کے بلندیٔ درجات کے لیے سورۃ المبارکۃ فاتحہ مع سورۃ توحید تلاوت فرمائیں، مزید برآں اُن کے درجات کی بلندی کے لیے دُعا فرمائیں۔ پروردگار آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

القائم سٹیشنرز
۱۹۔ عزیز مارکیٹ، اردو بازار لاہور
فون: ۷۲۳۲۳۰۵ - ۰۴۲

اظہارِ تشکر

مترجم کتاب ھذا
جناب عبد اللہ جوھرے کے مشکور ہیں
جن کی کوششوں سے کتاب ھذا آپکے ہاتھوں میں ہے
ان کی روحانی توفیقات میں اضافہ کے لیے
خصوصی طور پر درِ سیدہ پر عرض گزار ہیں۔

خصوصی کاوش

ہم ممنون ہیں
جناب ظہور حسین صاحب
مالک چوراھی لیمینیشن اندرون موری گیٹ لاہور کے
جن کی ذاتی کوششوں سے
یہ کتابچہ آپ کی زیبِ نظر ہے۔

maablib.org

امام رضا علیہ السلام کی مختصر سوانح حیات

۱۱ ذیقعدہ ۱۴۸ھ ہجری قمری دُنیائے اسلام کے آٹھویں برحق و معصوم امام رضا علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت کا مبارک و پُرمسرت دن ہے۔ چودہ بزرگوار معصومین علیہم السلام میں سے امام ہشتم علیہ السلام واحد معصوم ہے جن کے وجودِ مبارک نے سرزمین ایران میں اپنی ابدی آرام گاہ کے ذریعہ ہم ایرانیوں کو افتخار بخشا ہے۔ امام رضا ۱۴۸ھ ہجری قمری میں اور فقہ جعفری کے بانی اپنے جدِ بزرگوار امام جعفر صادق کی رحلت کے ٹھیک سولہ دن بعد دُنیا میں تشریف لائے اور دُنیائی علم و معرفت اور عالمِ فضیلت و تقویٰ کو اپنے قدمِ مبارک سے زینت و افتخار بخشا۔

آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ والد بزرگوار کا نام امام موسیٰ کاظم اور مادرِ گرامی کے بہت سے نام ہیں مثلاً نجمہ، تکتم، خیزران، شقراء۔ آپ کا نامِ مبارک علی اور کنیت ابوالحسن تھی۔ رضا، صابر، فاضل، رضی، وفی، صدیق، قرۃ عین المومنین و غیظ الملحدین ان کے القاب ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین لقب رضا ہے۔

آپ کی زندگی اور امامت کا زمانہ صرف بیس سال تھا۔ جسے علوم اور افکار و عقائد کے ٹکراؤ اور ان کو دوسری زبانوں میں منتقل کرنے اور یونان و اسکندریہ کے تصنیفات و معارف کے عربی زبان میں ترجمہ کا دور کہا جاتا ہے۔ اس زمانے میں طرح طرح کے نظریات و عقائد اسلامی معاشرے میں متعارف ہو رہے تھے۔ اس ضمن میں عقائد و آراء میں تضاد اور ٹکراؤ کی صورتیں بھی سامنے آ رہی تھیں۔ ایسے حالات میں حضرت امام رضا کا وجودِ مبارک ہی عقائدِ حقہ سے فیض حاصل کرنے کا سرچشمہ

تھا۔ امام رضا علیہ السلام علم و دانش کے فروغ اور معارف اسلامی کی اشاعت کی طرف بہت زیادہ توجہ مبذول فرماتے تھے۔ آپ کی پُرجوش اور پُرکشش مجلس شاگردوں اور طالبانِ علوم کی کثرت سے ہمیشہ بارونق رہتی تھی۔ مختلف مذاہب و عقائد کے پیشواؤں مختلف جماعتوں کے رُوحانی رہنماؤں سے امام علیہ السلام کے مناظروں اور مباحثوں کی ولولہ انگیز نشستیں مشہور و معروف ہیں۔

اسلامی سلطنت کے مرکز میں خلیفہ کے رُوبرو امام عالی مقام اور ادیان و مذاہب کے مشہور و نامور علماء کے درمیان بحث و جدل ہوا کرتا تھا۔ جو دنیا کے ہر خطہ اور علاقہ سے اس مرکز کی طرف آتے تھے۔ ہمارے آٹھویں امام ان بحثوں کے دوران مختلف مذاہب و ادیان کے علماء اور اصحاب رائے کے سامنے دین اسلام کے حقائق کی تشریح و توضیح فرمایا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ مناظرے اور مباحثے اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے سلسلہ میں گہرے اثرات کے حامل ہوتے تھے۔

ثنویہ (دو خداؤں پر اعتقاد رکھنے والے) دہریوں، طبیعیون، کیتھولک عیسائیوں (جاثلیق) یہودیوں (راس الجالوت) اور زندیقیوں و بے دینوں کے ساتھ آپ کی بحث و تمحیص کے واقعات تاریخ کے اوراق میں ثبت ہیں جن کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر شخص امام کا علمی و رُوحانی و ہدایتی مقام و منزلت کا بخوبی اندازہ کر سکتا ہے۔

نیشاپور میں امام کا کلام

نیشاپور میں اس وقت ایک اعلیٰ دینی درسگاہ تھی اور اس زمانہ کے علماء و دانشوروں کا فکری و علمی مرکز تھا۔ امام رضا علیہ السلام طوس جاتے ہوئے ایک روز جب اس شہر سے گزر رہے تھے تو یہاں کے علماء نے امام سے درخواست کی کہ حضرت اپنے جد بزرگوار کی کوئی حدیث بیان فرمائیں تاکہ ان کے دلوں کے صفحات پر بطور یادگار باقی رہے۔ امام نے اس حالت میں کہ سادہ لباس زیب تن فرمائے ہوئے تھے اپنا نورانی چہرہ مبارک

حاضرین کے سامنے کیا جن میں ہر طبقہ کے لوگ تھے۔ فضا میں مکمل خاموشی طاری تھی، اُس وقت حضرتؑ نے وہ تاریخی حدیث بیان فرمائی جو حدیث سلسلۃ الذہب کے نام سے مشہور ہے۔ اِس حدیث کا مفہوم ہے کہ اسلام کی بنیاد توحیدی نظریۂ آفاق پر رکھی گئی ہے "کلمۂ توحید ایک مضبوط و مستحکم الٰہی قلعہ ہے جو افراد اِس قلعہ میں داخل ہو جائیں گے، وہ عذابِ الٰہی سے نجات پائیں گے۔"

امامؑ نے یہ حدیث بیان فرما کر تھوڑی دیر توقف کیا۔ پھر سرِ مبارک کو دوبارہ ڈولی سے باہر نکالا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ حضرتؑ کچھ اور فرمانا چاہتے ہیں۔ آپؑ نے حدیثِ مذکورہ میں ان کلمات کا اضافہ فرمایا: لکن بشرطھا و شروطھا و انا من شروطھا یعنی، لیکن اس کی شرط اور شرائط کے ساتھ اور میں اس کی شرائط میں سے ایک ہوں یعنی عذاب سے نجات اور بھلائی کے لیے ولایت شرط ہے جو اپنے صحیح معنی و مفہوم میں ایک مکمل توحیدی نظام ہے۔

اِمامؑ کا طرزِ زندگی

امام رضاؑ بہت سادہ و معمولی طرز کی زندگی بسر فرماتے تھے اور اس قدر بلند مرتبہ و عظیم المنزلت ہونے کے باوجود آپؑ اپنے خادموں کے ساتھ ایک ہی دسترخوان پر غذا تناول فرماتے تھے۔ کھانا کھاتے وقت جب تک تمام غلام و خدمت گار دسترخوان پر بیٹھ نہ جاتے آپؑ کھانے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے۔ کئی بار لوگوں (عباسی دربار کے بعض متکبرین) کی طرف سے اس کی تاکید کی گئی کہ امامؑ کے واسطے خاص غذا تیار کی جائے اور علیحدہ دسترخوان بچھایا جائے لیکن امامؑ نے کبھی اس کی اجازت نہیں دی اور ان باتوں کے جواب میں فرماتے تھے "مہ ان الرب تبارک و تعالیٰ واحد و الاب واحد و الام واحدہ و الجزاء بالاعمال" یعنی خاموش رہو! اس قسم کی بات نہ کرو۔ کیونکہ ہم سب کا خالق و پروردگار ایک ہے۔ ہم سب کے ماں باپ ایک ہیں اور سزا و جزا اعمال و کردار کے اعتبار سے دی جائیں گی۔ ایسی صورت میں کیسے اپنے

کو الگ اور ممتاز کر سکتا تھا۔

بحث و مناظرہ

مامون کی مکارانہ سیاست نے امام علیہ السّلام کے خلاف کئی حیلے سوچ رکھے تھے۔ یہ دیکھ کر مامون کو سخت کوفت ہوتی تھی کہ امامؑ کی ہر دلعزیزی بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ امامؑ کی معنوی عظمت و بزرگی مامون کی کوفت میں اور اضافہ کر دیتی تھی۔ مامون نے امامؑ کی عظمت اور ہر دلعزیزی کو کم کرنے کی خاطر یہ حیلہ سوچا کہ اُس وقت کے پایہ کے علماء اور دانش وروں کو جمع کیا جائے اور امام ان سے بحث و مناظرہ کریں اگر کوئی ایک عالم بھی امام پر فوقیت لے گیا تو امامؑ کی عظمت و بزرگی کو کم کرنے بلکہ ختم کرنے کے لیے بہت کافی ہوگا، اور اس طرح امامؑ کا علمی وزن بھی لوگوں کو معلوم ہو جائے گا ـــــــ لیکن یہ حربہ بھی مامون کے حق میں سود مند ثابت نہ ہوا بلکہ مامون کی شرمندگی اور ذلت کا سبب بنا۔ امامؑ کے علم و دانش کا آفتاب اِس طرح چمکتا تھا کہ مامون روز بروز آتشِ حسد میں جلا جاتا تھا۔

جناب شیخ صدوق "جو ایک عالی قدر فقیہ اور بلند پایہ محدث ہیں اور جو آج سے ایک ہزار سال قبل اِس دُنیا میں زندگی بسر کر رہے تھے تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"مامون مختلف مذاہب کے متکلمین اور متعدد گمراہ افراد کو جمع کرتا تھا اور اس کی دلی تمنا تھی کہ یہ لوگ کسی طرح امام پر غلبہ حاصل کریں۔ یہ اُس رشک و حسد کا نتیجہ تھا جو مامون کے دل میں امام علیہ السّلام کی طرف سے موجود تھا۔ لیکن حضرت جس سے بھی بحث و گفتگو فرماتے تھے، وہ امام علیہ السّلام کی عظمت و بزرگی کا قائل ہو جاتا تھا اور امامؑ کے قائم کردہ استدلال کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتا تھا"۔۔۔۔ (۳۶)

"نوفلی" کا بیان ہے کہ :

"مامون نے فضل بن سہل کو یہ حکم دیا کہ مختلف مذاہب کے علماء[1] اور قاضی بلائے جائیں جیسے "جاثلیق"، "راس الجالوت"، "صابیین"، "ہربذ اکبر" "نسطاس رومی" اور دوسرے متکلموں کو اکٹھا کیا جائے"۔ فضل نے ان تمام افراد کو یک جا کیا۔

"یاسر" جو امامؑ کے کام کیا کرتا تھا، اس کے ذریعہ مامون نے امام کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو مختلف مذاہب کے افراد کے ساتھ گفتگو فرمائیں۔ امام نے جواب دیا کہ میں کل آؤں گا۔ جب یاسر واپس چلا گیا تو امام نے مجھ سے ارشاد فرمایا ——————

"اے نوفلی! تم عراقی ہو اور عراقی ہوشیار ہوتے ہیں، مامون نے جو مشرکوں اور مختلف عقیدوں کے افراد کو جمع کیا ہے اس سے تم کیا سمجھتے ہو؟"

عرض کیا: "آپ پر قربان ہو جاؤں، وہ آپ کو آزمانا چاہتا ہے اور آپ کا علمی وزن دریافت کرنا چاہتا ہے....."

فرمایا: "کیا تمہیں اس بات کا خوف ہے کہ وہ میری دلیل کو غلط قرار دیں گے؟"

عرض کیا: "بخدا نہیں۔ مجھے ہرگز اس بات کا خوف نہیں ہے، مجھے اُمید ہے کہ خدا آپ کو ان سب پر غلبہ عطا فرمائے گا۔"

فرمایا: "کیا تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ مامون کس وقت شرمندہ ہوگا؟"

عرض کیا: "جی ہاں!"

---

[1] جاثلیق: عیسائی علماء کا سربراہ، راس الجالوت: یہودی علماء کا سربراہ، صابیین: فرشتہ پرست یا ستارہ پرست یا وہ لوگ جو کسی دین یا شریعت کے معتقد نہیں ہیں۔ ھربذ: یہ ہربد کا معرب ہے آتش کدہ کا خادم یا آتش پرستوں کا قاضی، نسطاس: رومی طبیب، متکلمان: وہ لوگ جو عقائد کے موضوع پر بحث و گفتگو کرتے ہیں۔

فرمایا: "مامون اس وقت شرمندہ ہوگا جب میں اہلِ تورات پر تورات سے اور اہلِ انجیل پر انجیل سے اہلِ زبور پر زبور سے، صابئین سے ان کی عبرانی زبان میں آتش پرستوں سے ان کی فارسی زبان میں، رومیوں سے ان کی زبان میں اور دوسرے صاحبانِ عقائد و مذاہب کے ساتھ ان کی زبان میں ان پر استدلال کروں، دلیلیں قائم کروں اور ان سے گفتگو کروں اور جس وقت میں نے ہر ایک کی دلیل کو غلط و باطل قرار دیا اور ان پر غلبہ حاصل کیا اور وہ لوگ اپنے عقائد سے دست بردار ہو کر میری بات کو قبول کریں گے

اس وقت مامون کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ جس مسندِ خلافت پر وہ براجمان ہے وہ ہرگز اس کا مستحق نہیں ہے، اور یہ مسندِ خلافت اس کے لیے زیبا نہیں ہے۔ اس وقت مامون شرمندہ اور پشیمان ہوگا۔" اس کے بعد امام علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا:

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ...."

دوسرے روز صبح امام علیہ السّلام اُن کی محفل میں تشریف لائے ..... یہودی عالم "راس الجالوت"[1] نے کہا: "ہم آپ سے صرف وہی باتیں قبول کریں گے جو آپ توراتِ موسیٰ، انجیلِ عیسیٰ، زبورِ داؤدؑ اور ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے صحیفوں سے پیش کریں گے۔"

حضرت نے یہ پیش کش قبول فرمائی۔ اور آپ نے پیغمبرِ اسلامؐ کی نبوت کے ثبوت کے لیے تورات، انجیل اور زبور سے تفصیل سے استدلال فرمایا، اور سب نے حضرت کی تصدیق کی۔ حضرت نے دوسروں سے بھی گفتگو فرمائی اور ہر ایک کو خاموش کر دیا اور فرمایا: "اگر تم میں کوئی مخالف ہے یا کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو بے جھجک سوال کرے۔"

"عمران صابی" جس کا بحث و مناظرے اور علمِ کلام میں کوئی جواب نہ تھا اُس نے

---

[1] راس الجالوت یہودی تھا اور انجیل پر ایمان نہیں رکھتا تھا، لیکن اس کے بارے میں معلومات ضرور رکھتا تھا۔ عیسائیوں کے سامنے امام علیہ السّلام کو آزمانے کے لیے اس نے امام سے یہ پیش کش کی تھی کہ آپ انجیل سے بھی استدلال کریں۔

کہا: "اے مردِ دانشمند! اگر خود آپ نے سوال کرنے کی دعوت نہ دی ہوتی تو میں سوال نہ کرتا، میں کوفہ، بصرہ، شام اور جزیرہ گیا ہوں اور وہاں کے علماء اور متکلموں سے گفتگو کی ہے لیکن کوئی بھی میرے لیے آج تک خدا کی وحدانیت ثابت نہ کر سکا۔"

امام علیہ السلام نے عمران صابی کے لیے تفصیل سے خدا کی وحدانیت کی دلیلیں پیش کیں[1]، جن کو سُن کر عمران مُطمئن ہوگیا، اور کہنے لگا "اے میرے سردار! مجھے یقین ہوگیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا اسی طرح ہے جس طرح آپ نے بیان فرمایا ہے اور محمد اللہ کے بندے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کے لیے صحیح دین کے ساتھ مبعوث کیے گئے ہیں۔" اس کے بعد وہ قبلہ رُو ہو کر سجدے میں گر گیا اور اسلام لایا۔

متکلمین نے جب عمران صابی کی گفتگو سُنی تو پھر کوئی سوال نہ کیا۔ دن کے آخری حصے میں یہ نشست برخاست ہوگئی، مامون اُٹھ کھڑا ہوا اور امام علیہ السلام گھر تشریف لے گئے اور دُوسرے تمام لوگ مُتفرق ہوگئے۔ (۳۷)

امام رضا علیہ السلام کے ساتھ مامون کی سیاسی چال

عباسی خلیفہ ہارُون رشید کا بیٹا مامون ابتداء ہی سے چالاکی، فریب اور شیطنت میں مشہور تھا اور اپنی سرگرم زندگی میں تقویٰ کا ظاہری لبادہ اوڑھ کر منافقانہ انداز رکھتا تھا۔ وُہ ایسا شخص تھا جس نے ظاہری حکومت تک دسترس پیدا کرنے کے لیے ہر حربہ آزمایا حتیٰ کہ اپنے بھائی امین اور اکثر رشتہ داروں کو تباہ و برباد کر دیا۔ مامون کی حکومت کے سب سے طاقت ور مخالف حضرت امام رضا علیہ السّلام تھے۔ اس لیے مامون کو آپ سے نہایت خوف محسوس ہوتا تھا۔

دُوسری طرف علوم کی تمام تر توجہ اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السّلام کی جانب مرکوز ہونے کی وجہ سے اس کا خوف دوچند ہوگیا تھا۔ مُوسوی سادات تعدُاد میں بھی زیادہ تھے۔ اکثر عُلماء اور اسلامی دانشوروں کا تعلق بھی مُوسوی سادات سے

---

[1] امام علیہ السلام کی تفصیلی اور عمیق گفتگو تفصیل کے ساتھ کتاب "توحید صدوق" میں مذکور ہے۔

تھا اور مامون کے لیے ان سب کو قتل کرنا ممکن نہ تھا اور اصولی طور پر ایسے خونی گناہ کا مرتکب ہونا اس کی حکومت کی مصلحت کے مطابق نہیں تھا اِسی لیے اس نے امام رضاؑ اور ان کے چاہنے والوں کو شکست دینے کی خاطر ایک خاص منصوبہ بنانے کا ارادہ کیا۔

اُس نے سب سے پہلے امام رضاؑ کی رَوشِ زندگی اور ان کی حرکات و سکنات کے متعلق تحقیق کرنے کے لیے چند افراد کو بطور جاسوس مدینہ رَوانہ کیا۔ مدینہ کے حاکم سے بھی کہا کہ حضرتِ امام رضاؑ کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے اور لمحہ بہ لمحہ سیاسی حالات سے مکمل طور پر اسے آگاہ کرتا رہے۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد مامون کے کارندے اس نتیجے پر پہنچے کہ حکومتِ بنی عباس کے مخالف عناصر کا مرکز حضرتِ امام رضاؑ کی الٰہی اور معنوی شخصیت ہے اور آنحضرتؑ کا وجودِ مبارک عباسی حکومت کے لیے خطرے کی گھنٹی تھا۔ اِسی اثناء میں مامون نے اِمام رضا علیہ السّلام سے مدینہ سے خراسان مُنتقل ہونے کی درخواست کی۔ اس کا واحد مقصد یہی تھا کہ امام رضاؑ کو منصب ولی عہدی پر تقرر کرے تاکہ آنحضرتؑ کا پاک و مطہر دامن داغدار ہو جائے اور مسلمانوں کے دِل آپ کے بارے میں تزلزل اور نا اُمیدی کا شکار ہو جائے۔ در اصل مامون اس عمل سے اپنی حکومت کے لیے موجُودہ خطرات کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ مامون نے اِمام رضاؑ کے ساتھ پہلی ملاقات میں کہا: "یا ابن رسُول اللہ، قد عرفت فضلك وعلمك وزهدك وارى انك احق بالخلافة" یعنی "اے فرزندِ رسُولِ خُدا! میں آپ کی فضیلت، علم اور تقوٰی سے باخبر ہوں اور آپ کو خلافت کے لیے اپنے آپ سے زیادہ مناسب سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے اصرار کیا کہ اگر ممکن ہو تو خلافت ورنہ وَلی عہدی کے منصب کو قبول کر لیجئے۔ مامون کے جواب میں اِمام رضا علیہ السّلام نے فرمایا: "لست افعل ذالك طائعاً ابداً" یعنی مامون جان لو! میں عام کیفیت میں ایسے منصب کو قبول کرنے والا نہیں ہُوں۔ جب حضرتِ امام رضاؑ نے منصب ولی عہدی

قبول کرنے سے انکار فرمایا تو مامون نے کہا۔ اس کے بعد میرا آپ کے ساتھ سلوک پہلے سے مختلف ہوگا جو کہ میری خواہش کے مطابق نہیں ہے۔ آپ اپنے آپ کو میرے قہر سے محفوظ رکھیں۔ خدا کی قسم آپ کو چاہیے کہ ولی عہدی قبول کرلیں؛ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو میں آپ مجبور کردوں گا۔ پھر بھی قبول کرنے سے انکار کیا تو قبول کرانے کے لیے آپ کا سر بدن سے جدا کرنے کا حکم دوں گا۔ ایسی صورت حال میں حضرت امام رضاؑ نے مامون کو مخالف قرار دیتے ہوئے فرمایا، اب جبکہ معاملہ اس حد تک پہنچا تو میں ولی عہدی کو اور جو کچھ تم پر ظاہر ہے قبول کرتا ہوں؛ اس شرط کے ساتھ کہ میں کسی شخص کو والی متعین نہ کروں۔ کسی کو منصب سے برکنار نہ کروں؛ کسی رسم و رواج یا روایت کو تبدیل یا نقض نہ کروں اور صرف دُور سے مشورت دیتا رہوں اور کسی قسم کا کام میرے ذمے نہ ہو۔ آخر کار مامون نے امام رضاؑ کو زہر دے کر شہید کر دیا۔

شہادت حضرت امام رضا علیہ السلام

ابو صلت ہروی کہتے ہیں کہ ایک روز حضرتؑ لباس پہن کر مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے؛ ایسے میں مامون کا غلام بلانے کو آیا۔ آپؑ نے جوتے پہنے؛ ردا اوڑھی اور روانہ ہو گئے۔ میں بھی ساتھ ساتھ تھا۔ مامون نے جب حضرتؑ کو دیکھا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور معانقہ کر کے انھیں اپنے پاس بٹھایا۔ اس کے پاس میووں کے طبق رکھے ہوئے تھے۔ کسی میں انگور تھے؛ کسی میں انار۔ اس شقی کے ہاتھ میں ایک خوشہ انگور کا تھا جس کے چند دانے زہر آلود تھے! رفع تہمت کے خیال سے وہ دانے جن میں زہر نہیں ملا تھا خود کھاتے اور باقی حضرتؑ کی طرف بڑھا کر کہنے لگا "نوش کیجیے؛ دیکھیے کیا عمدہ انگور ہیں!" آپؑ نے فرمایا "بہشت کے انگور کہیں بہتر ہوں گے۔ میں نہ کھاؤں گا۔" اس ملعون نے اصرار کیا۔ آپؑ نے انکار کیا۔ اس وقت برہم ہو کر کہنے لگا۔ "میں تو آپؑ سے محبت و اخلاص رکھتا ہوں۔ آپ مجھ

سے بد گمانی کرتے ہیں۔"

مجبوراً حضرت نے وہ خوشہ لے لیا اور اس میں سے تین۳ دانے نوش فرمائے تھے کہ آپؑ کا حال متغیر ہو گیا۔ باقی کو پھینک دیا، فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے تو مامون کہنے لگا کہاں چلے؟ فرمایا جہاں تو نے بھیجا ہے وہاں جاتا ہوں۔ یہ فرما کے گھر میں تشریف لائے اور فرشِ خواب پر لیٹ گئے اور حکم دیا دروازہ بند کرو۔ ابُوصلت کہتے ہیں۔ میں نہایت غمگین صحن خانہ میں کھڑا تھا کہ اتنے میں دیکھا ایک جوان خوش اور نورانی صورت جو امام رضاؑ سے مشابہت رکھتا تھا، ظاہر ہوا، میں نے تعجب کیا اور پوچھا کہ دروازہ تو بند ہے آپ کیسے آئے؟ فرمایا جس نے ایک لحظہ میں مدینے سے یہاں پہنچایا، اسی نے اس مکان مقفل میں پہنچا دیا ہے۔ اے ابُوصلت میں ہوں تمہارا امام حجتِ خدا محمد ابن علیؑ یہ فرما کر اپنے پدر بزرگوار کے پاس گئے۔ حضرت نے اُٹھ کر گلے سے لگایا، پیشانی پر بوسہ دیا اور فرش پر بٹھا کر دیر تک اسرارِ امامت تعلیم فرماتے رہے انھیں۔ اِن باتوں کو میں نہ سمجھ سکا۔ اس کے فوراً بعد حضرت پر ضعف و نقاہت غالب آگئی اور آپ زہر کی شدت سے بے ہوش ہو گئے اور آخرکار وعدہ الٰہی پورا ہونے کا وقت آگیا اور حضرتؑ نے بڑے درد و رنج کے ساتھ اس دارِ فانی سے آنکھیں بند کر لیں۔ یہ عظیم مصیبت ماہِ صفر ۲۰۳ھ ہجری کے آخری دن شہر طوس میں نازل ہوئی، اس وقت حضرتؑ کی عمر مبارک ۵۳ سال تین مہینے اور انتیس دن تھی۔

مَنْ زَارَنِی فِی غُرْبَتِی زُرْتُہٗ فِی ثَلَاثَۃِ مَوَاقِفَ
عِنْدَ الصِّرَاطِ وَعِنْدَ المِیْزَانِ وَعِنْدَ تَطَایُرِ الْکُتُبِ

امام رضا علیہ السلام
کا ارشاد ہے!

کوئی شخص میری حالتِ غربت میں میری زیارت کے لیے آئے گا تو میں بھی روزِ محشر تین مقامات پر اس شخص کی زیارت (مدد) کے لیے پہنچ جاؤں گا۔

- میزان کے موقع پر۔
- حساب کتاب کے موقع پر۔
- پُل صراط سے گزرنے کے موقع پر۔

maablib.org

قال الامام الرضاؑ:

اِنَّ لِکُلِّ اِمَامٍ عَھْدًا فِی عنق اَوْلِیَائِه وشیعتہٖ واِنَّ مِنْ تَمَامِ الْوَفَاءِ بِالْعَھْدِ وَحُسْنِ الاداء زیارۃ قُبُوْرِھِمْ فَمَنْ زَارَھُمْ رَغْبَۃً فِی زِیَارَتِھِمْ وَتَصْدِیقًا بِمَا رَغِبُوْا فِیْهِ کانت اَئِمَّتُھُمْ شُفَعَائَھُمْ یَوْمَ القیامۃ۔

(عیون الاخبار الرضا ج ۲ ص ۲۶۱)

حضرت امام رضاؑ کا اِرشاد ہے کہ:

اپنے دوستداروں اور شیعوں پر ہر ایک امام کا حق و عہد و پیمان ہے اور اس کی ادائیگی اس وقت حاصل ہوتی ہے کہ ان کی قبروں کی زیارت کریں۔ اگر کوئی شخص شوق و یقین کے ساتھ اپنے اماموں کی راہ و روش پر چلے، ان کی تعلیمات پر تصدیق کے ساتھ ایمان لاتے اور زیارت کرے تو قیامت کے دن امامؑ اس کی شفاعت کریں گے۔

اربعون حديثاً

عن الامام علي الرضا عليه السلام

حضرت امام رضا علیہ السلام کی چالیس احادیث

۱۔مَنْ شَبَّهَ اللهَ بِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ ، وَمَنْ نَسَبَ إِلَيْهِ مَا نَهَىٰ عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ.

۱۔ جو خدا کو تشبیہ اس کی مخلوق سے دے وہ مشرک ہے اور جو خدا کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن کی ممانعت کی گئی ہے وہ کافر ہے۔

۲۔إِنَّ الإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ، وَالتَّقْوَىٰ أَفْضَلُ مِنَ الإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ، وَالْيَقِينُ أَفْضَلُ مِنَ الإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ، وَلَمْ يُعْطَ بَنُو آدَمَ أَفْضَلَ مِنَ الْيَقِينِ.

۲۔ ایمان اسلام سے ایک درجہ افضل ہے، اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور یقین ایمان سے ایک درجہ افضل ہے، اور بنی آدم کو یقین سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی۔

۳۔اَلإِيمَانُ أَرْبَعَةُ أَرْكَانٍ: اَلتَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ، وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللهِ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللهِ، وَالتَّفْوِيضُ إِلَى اللهِ.

۳۔ ایمان کے چار رکن ہیں۔ ۱۔ خدا پر بھروسہ، ۲۔ قضا و قدر الٰہی پر راضی رہنا، ۳۔ امر الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، ۴۔ تمام امور کو خدا کے سپرد کر دینا۔

٤۔ وَالإيمانُ أداءُ الفَرائِضِ واجتِنابُ المَحارِمِ. وَالإيمانُ هُوَ مَعرِفَةٌ بِالقَلبِ وَإقرارٌ بِاللِّسانِ وَعَمَلٌ بِالأركانِ.

۴۔ ایمان فرائض کی ادائیگی اور محرمات سے اجتناب کا نام ہے، ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل سے پہچاننے اعضاء و جوارح سے عمل کرنے کو کہتے ہیں ۔

٥۔ذَكَرَ الرِّضا(ع) يَوماً القُرآنَ فَعَظَّمَ الحُجَّةَ فيهِ وَالآيَةَ المُعجِزَةَ في نَظمِهِ، فَقالَ: هُوَ حَبلُ اللهِ المَتينُ، وَعُروَتُهُ الوُثقى، وَطَريقَتُهُ المُثلى، المُؤَدّي إلَى الجَنَّةِ، وَالمُنجي مِنَ النّارِ، لا يَخلَقُ مِنَ الأَزمِنَةِ، وَلا يَغَثُّ عَلَى الأَلسِنَةِ، لأَنَّهُ لَم يُجعَل لِزَمانٍ دونَ زَمانٍ، بَل جُعِلَ دَليلَ البُرهانِ، وَحُجَّةً عَلى كُلِّ إنسانٍ، لا يَأتيهِ الباطِلُ مِن بَينِ يَدَيهِ، وَلا مِن خَلفِهِ تَنزيلٌ مِن حَكيمٍ حَميدٍ.

۵۔ ایک دن امام رضاؑ نے قرآن کا ذکر کرتے ہوئے اس کی حجت و عظمت اور فوق العادہ آیتوں کے نظم کے اعجاز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے اور انتہائی محکم رسی ہے اور خدا کا وہ مثالی راستہ ہے جو جنت تک پہنچانے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہے، امتداد زمانہ سے پرانا نہیں ہوتا کثرت تلاوت سے اس کی قیمت کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ کسی مخصوص زمانہ کیلئے نازل نہیں کیا گیا ہے بلکہ بعنوان دلیل و برہان ہر انسان کیلئے قرار دیا گیا ہے، باطل کا گزر نہ اس کے آگے سے ہے نہ پیچھے سے ہے وہ اس کو خدائے حکیم و حمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

٦۔ قُلتُ لِلرِّضا عَلَيهِ السَّلامُ: ما تَقولُ فِي القُرآنِ؟ فَقالَ: كَلامُ اللهِ لا تَتَجاوَزوهُ، وَلا تَطلُبُوا الهُدى في غَيرِهِ فَتَضِلّوا.

۶۔ ریان کہتے ہیں: میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا: آپ قرآن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ خدا کا کلام ہے اس (کے حدود قانون) سے آگے نہ بڑھو اور غیر قرآن سے ہدایت طلب نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے ۔

٧- إنَّ الإمامةَ زِمامُ الدِّينِ، وَنِظامُ المُسْلِمِينَ، وَصَلاحُ الدُّنْيا، وَعِزُّ المُؤْمِنِينَ، إنَّ الإمامَةَ أسُّ الإسْلامِ النّامي، وَفَرْعُهُ السّامي، بِالإمامِ تَمامُ الصَّلاةِ وَالزَّكوةِ وَالصِّيامِ وَالحَجِّ وَالجِهادِ، وَتَوْفيرُ الفَيْءِ، وَالصَّدَقاتِ، وَإمْضاءُ الحُدودِ وَالأحْكامِ، وَمَنْعُ الثُّغُورِ وَالأطْرافِ.

٧۔ امامت دین کی مہار، مسلمانوں کا نظام، صلاح دنیا اور مومنین کی عزت ہے، ترقی کرنے والے اسلام کی بنیاد، اس کی بلند شاخ ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد کا کمال امام (پر موقوف) ہے، مال غنیمت کی زیادتی، صدقات، احکام و حدود کا اجرا، سرحدوں اور اطراف کی حفاظت امام ہی سے ہوتی ہے۔

٨- «... في أعْمالِ السُّلْطانِ»...: الدُّخولُ في أعْمالِهِمْ، وَالعَوْنُ لَهُمْ وَالسَّعْيُ في حَوائِجِهِمْ عَديلُ الكُفْرِ، وَالنَّظَرُ إلَيْهِمْ عَلَى العَمْدِ مِنَ الكَبائِرِ الَّتي يُسْتَحَقُّ بِهِ [بِها] النّارُ.

٨۔ ظالم حکام کے کاموں میں داخل ہونا، ان کی مدد کرنا، ان کی حاجتوں کیلئے کوشش کرنا کفر کے برابر ہے، ان کی طرف جان بوجھ کر نظر رکھنا ان گناہان کبیرہ میں داخل ہے جس پر آدمی مستحق جہنم ہوتا ہے۔

٩- رَحِمَ اللهُ عَبْداً أحْيا أمْرَنا (قُلْتُ): وَكَيْفَ يُحْيي أمْرَكُمْ؟ قالَ: يَتَعَلَّمُ عُلُومَنا، وَيُعَلِّمُها النّاسَ.

٩۔ خدا اس پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے، (راوی نے کہا) آپ کے امور کو کیونکر زندہ کرے؟ فرمایا: ہمارے علوم کو سیکھ کر لوگوں کو سکھائے۔

١٠- لا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتّى يَكُونَ فِيهِ ثَلاثُ خِصالٍ: سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَسُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَسُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ، فَأَمّا السُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَكِتْمانُ سِرِّهِ، قالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: «عالِمُ الْغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلى غَيْبِهِ أَحَداً ۝ إِلّا مَنِ ارْتَضى مِنْ رَسُولٍ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمُداراةُ النّاسِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمُداراةِ النّاسِ، فَقالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ» وَأَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ فِي الْبَأْساءِ وَالضَّرّاءِ.

١٠- مومن میں جب تک تین خصلتیں نہ ہوں وہ حقیقی مومن نہیں ہے اور وہ یہ ہیں، ١- خدا کی سنت (پر عامل ہو) ٢- سنت رسولؐ (پر عامل ہو) ٣- سنت امام (پر عامل ہو)۔ سنت الٰہی تو یہ ہے کہ راز دار ہو چنانچہ ارشاد باری ہے: (خدا) عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسولؐ کے جو اسکا پسندیدہ ہو (سورہ جن آیت ٢٦، ٢٧)۔ اور سنت رسولؐ یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری سے پیش آئے کیونکہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے: عفو و بخشش کو اپنا پیشہ بنالو اور نیکی کا حکم دو۔ آیت ١٩٩ سورہ اعراف۔ اور سنت امام یہ ہے کہ تنگدستی اور پریشانی میں صبر کرتا ہے۔

١١- لا يَتِمُّ عَقْلُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ حَتّى تَكُونَ فِيهِ عَشْرُ خِصالٍ: اَلْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولٌ وَالشَّرُّ مِنْهُ مَأْمُونٌ، يَسْتَكْثِرُ قَلِيلَ الْخَيْرِ مِنْ غَيْرِهِ، وَيَسْتَقِلُّ كَثِيرَ الْخَيْرِ مِنْ نَفْسِهِ، لا يَسْأَمُ مِنْ طَلَبِ الْحَوائِجِ إِلَيْهِ، وَلا يَمَلُّ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ طُولَ دَهْرِهِ، اَلْفَقْرُ فِي اللّٰهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْغِنى، وَالذُّلُّ فِي اللّٰهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِزِّ فِي عَدُوِّهِ، وَالْخُمُولُ أَشْهى إِلَيْهِ مِنَ الشُّهْرَةِ، ثُمَّ قالَ عليه السلام: اَلْعاشِرَةُ وَمَا الْعاشِرَةُ، قِيلَ لَهُ: ما هِيَ؟ قالَ عليه السلام: لا يَرى أَحَداً إِلّا قالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنّي وَأَتْقى.

١١- مرد مسلمان میں جب تک دس صفتیں نہ ہوں اس کی عقل کامل نہیں ہوتی ١- لوگ اس سے خیر کی توقع رکھتے ہوں، ٢- اس کے شر سے مامون ہوں، ٣- دوسرے کی قلیل نیکی کو بہت سمجھتا ہو، ٤- اپنی زیادہ نیکی کو کم سمجھتا ہو، ٥- ضرورت مندوں کی کثرت مراجعت سے رنجیدہ نہ ہو، ٦- تمام عمر تحصیل علم سے خستہ نہ ہو، ٧- راہ خدا میں فقر کو تونگری سے زیادہ دوست رکھتا

ہو، ۸۔ خدا کی راہ میں ذلت، دشمن خدا کی راہ میں عزت سے زیادہ محبوب ہو، ۹۔ گمنامی اس کو شہرت سے زیادہ پسند ہو، اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا دسویں صفت بھی کیا صفت ہے؟ ایک شخص نے پوچھا: دسویں چیز کیا ہے؟ فرمایا: جسکو بھی دیکھے کہے: یہ مجھ سے زیادہ اچھا اور مجھ سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔

۱۲۔ مَنْ حاسَبَ نَفْسَهُ رَبِحَ، وَمَنْ غَفَلَ عَنْها خَسِرَ، وَمَنْ خافَ أَمِنَ، وَمَنِ اعْتَبَرَ أَبْصَرَ، وَمَنْ أَبْصَرَ فَهِمَ، وَمَنْ فَهِمَ عَلِمَ.

۱۲۔ جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا وہ فائدہ میں رہا اور جو اس سے غافل رہا وہ گھاٹے میں رہا، جو خدا سے ڈرا وہ بے خوف رہا، جس نے عبرت حاصل کی وہ بینا ہوا، اور جو بینا ہوا وہی بافہم ہوا اور جو بافہم ہوا وہی عالم ہوا۔

۱۳۔ وَسُئِلَ عَنْ خِيارِ الْعِبادِ، فَقالَ (ع): اَلَّذِينَ إِذا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذا أَساؤُوا اسْتَغْفَرُوا، وَإِذا أُعْطُوا شَكَرُوا، وَإِذا ابْتُلُوا صَبَرُوا، وَإِذا غَضِبُوا عَفَوْا.

۱۳۔ ایک شخص نے امام رضاؑ سے پوچھا: خدا کے بندوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ فرمایا: وہ لوگ کہ جو اچھا کام کرنے پر خوش ہوتے ہیں اور برا کام کرنے پر استغفار کرتے ہیں جب انکو کچھ ملتا ہے تو شکر کرتے ہیں اور جب مبتلائے مصیبت ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔

۱۴... وَاجْتِنابُ الْكَبائِرِ وَهِيَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ تَعالى، وَالزِّنا وَالسَّرِقَةُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ، وَعُقُوقُ الْوالِدَيْنِ، وَالْفِرارُ مِنَ الزَّحْفِ وَأَكْلُ مالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً، وَأَكْلُ الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ، وَأَكْلُ الرِّبا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ، وَالسُّحْتِ، وَالْمَيْسِرُ وَالْقِمارُ، وَالْبَخْسُ فِي الْمِكْيالِ وَالْمِيزانِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَناتِ وَاللِّواطُ، وَشَهادَةُ الزُّورِ وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللهِ وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَمَعُونَةُ الظّالِمِينَ وَالرُّكُونُ إِلَيْهِمْ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَحَبْسُ الْحُقُوقِ مِنْ غَيْرِ الْعُسْرَةِ، وَالْكِذْبُ وَالْكِبْرُ، وَالْإِسْرافُ وَالتَّبْذِيرُ، وَالْخِيانَةُ، وَالْاِسْتِخْفافُ بِالْحَجِّ، وَالْمُحارَبَةُ لِأَوْلِياءِ اللهِ تَعالى وَالْاِشْتِغالُ بِالْمَلاهِي، وَالْإِصْرارُ عَلَى الذُّنُوبِ.

۱۴۔ اسلام کے احکام میں سے یہ چیزیں بھی ہیں: ۱۔ گناہ کبیرہ سے اجتناب مثلاً جس نفس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اسکو قتل کرنا، ۲۔ زنا سے بچنا، ۳۔ چوری نہ کرنا، ۴۔ شراب نہ پینا، ۵۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا، ۶۔ جنگ (جہاد) سے بھاگنا (حرام ہے) ۷۔ مال یتیم کا ظلم سے کھانا (حرام ہے) ۸۔ مردار کھانا (حرام ہے) ۹۔ خون پینا (حرام ہے) ۱۰۔ سور کا گوشت کھانا (حرام ہے) ۱۱۔ جو جانور نام خدا لیے بغیر ذبح کئے جائیں ان کا کھانا بغیر ضرورت حرام ہے ۱۲۔ دلیل و برہان کے بعد سود کھانا حرام ہے، ۱۳۔ حرام (کھانا)، ۱۴۔ جوا، پانسے، پیمانہ اور ترازو میں کم تولنا، باعفت عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا، بچوں سے برا فعل کرنا، جھوٹی گواہی دینا، رحمت خدا سے مایوس ہونا، مکر خدا سے بے خوف ہونا، رحمت الٰہی سے مایوسی، ظالمین کی مدد، انکی طرف میلان، جھوٹی قسم، کسی عذر کے بغیر دوسروں کے حقوق روک رکھنا، جھوٹ، تکبر، اسراف خرچ میں زیادہ روی، خیانت، حج کا استخفاف، خاصان خدا سے جنگ کرنا، لہو و لعب میں مشغول رہنا، گناہوں پر اصرار کرنا یہ سب کے سب حرام ہیں اور اسلام کے منافی ہیں۔

۵۔ لِلْعُجْبِ دَرَجَاتٌ: مِنْهَا أَنْ يُزَيَّنَ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ فَيَرَاهُ حَسَناً فَيُعْجِبُهُ وَيَحْسَبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ صُنْعاً. وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللهِ وَلِلَّهِ الْمِنَّةُ عَلَيْهِ فِيهِ.

۱۵۔ عُجب (خود پسندی) کے کئی درجے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کے برے اعمال اتنے مزین ہوں کہ وہ انکو اچھا سمجھے اور اس عمل سے خوش ہو اور گمان کرے کہ اس نے بڑا اچھا عمل کیا ہے، اور ایک درجہ یہ ہے کہ ایمان کو اپنے خدا پر احسان جتائے حالانکہ اس سلسلہ میں اس پر خدا کا احسان ہے۔

۱۶۔ لَوْ لَمْ يُخَوِّفِ اللهُ النَّاسَ بِجَنَّةٍ وَنَارٍ لَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَلَا يَعْصُوهُ لِتَفَضُّلِهِ عَلَيْهِمْ وَإِحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ، وَمَا بَدَأَهُمْ بِهِ مِنْ إِنْعَامِهِ الَّذِي مَا اسْتَحَقُّوهُ.

۱۷۔ اگر خدا نے عام لوگوں کو جنت و نار سے نہ بھی ڈرایا تب بھی اس نے اپنے بندوں پر جو فضل و احسان فرمایا ہے۔ اور جو نعمتیں بغیر کسی استحقاق کے مرحمت فرمائی ہیں ان کا تقاضا یہی ہے کہ بندے اس کی اطاعت کریں اور اسکی نافرمانی نہ کریں۔

١٧- فَإِنْ قالَ فَلِمَ أُمِرُوا بِالصَّوْمِ؟ قيلَ: لِكَيْ يَعْرِفُوا أَلَمَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَدِلُّوا عَلَىٰ فَقْرِ الآخِرَةِ، وَلِيَكُونَ الصَّائِمُ خاشِعاً، ذَلِيلاً مُسْتَكِيناً مَأْجُوراً مُحْتَسِباً عارِفاً صابِراً لِما أَصابَهُ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَوْجِبُ الثَّوابَ. مَعَ ما فِيهِ مِنَ الاِنْكِسارِ عَنِ الشَّهَواتِ، وَلِيَكُونَ ذٰلِكَ واعِظاً لَهُمْ فِي الْعاجِلِ وَرائِضاً لَهُمْ عَلَىٰ أَداءِ ما كَلَّفَهُمْ وَدَلِيلاً فِي الآجِلِ، وَلِيَعْرِفُوا شِدَّةَ مَبْلَغِ ذٰلِكَ عَلَىٰ أَهْلِ الْفَقْرِ وَالْمَسْكَنَةِ فِي الدُّنْيا، فَيُؤَدُّوا إِلَيْهِمْ ما افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعالَىٰ لَهُمْ فِي أَمْوالِهِمْ...

۱۷۔ اگر پوچھا جائے کہ روزہ کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا تاکہ لوگ بھوک پیاس کی تکلیف کا احساس کر سکیں اور آخرت کی بھوک پیاس کو پہچان سکیں، اور تاکہ روزہ دار میں خشوع پیدا ہو (خدا کے سامنے) ذلیل و مسکین ہو اور اجر کا مستحق ہو، بھوک و پیاس پر صبر کر کے معرفت کے ساتھ اچھی جزا و ثواب کا مستحق ہو، اسکے علاوہ شہوتوں پر کنٹرول کا بھی سبب ہے؟ اور دنیا میں نصیحت عطا کرنے والا ہو اور لوگوں کو اپنی تکالیف پر عمل کرنے کا عادی بنانے والا ہو اور امور آخرت کیلئے رہبری کرنے والا ہو (اور یہ بھی وجہ ہے کہ) روزہ رکھنے والے فقیروں اور مسکینوں کی زحمت و پریشانی کا احساس کر سکیں تاکہ خداوند عالم نے انکے اوپر جو مالی حقوق واجب کئے ہیں انکو اپنے اموال سے نکال کر ان تک پہنچا لیں....

١٨- إِنَّما جُعِلَتِ الْجَماعَةُ لِئَلّا يَكُونَ الإِخْلاصُ وَالتَّوْحِيدُ وَالإِسْلامُ وَالْعِبادَةُ لِلّٰهِ إِلّا ظاهِراً مَكْشُوفاً مَشْهُوراً. لِأَنَّ فِي إِظْهارِهِ حُجَّةً عَلَىٰ أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ. وَلِيَكُونَ الْمُنافِقُ وَالْمُسْتَخِفُّ مُؤَدِّياً لِما أَقَرَّ بِهِ بِظاهِرِ الإِسْلامِ وَالْمُراقَبَةِ. وَلِيَكُونَ شَهاداتُ النّاسِ بِالإِسْلامِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ جائِزَةً مُمْكِنَةً، مَعَ ما فِيهِ مِنَ الْمُساعَدَةِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ، وَالزَّجْرِ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ مَعاصِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۸ نماز جماعت کو اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ اخلاص، توحید، اسلام، اور خدا کی عبادت ظاہر و آشکار طور سے ہو سکے کیونکہ اسلام و توحید کو علی الاعلان پیش کرنا مشرق و مغرب کے لوگوں پر خدا کی یکتائی کیلئے اتمام حجت کا سبب بنے، اور تاکہ منافق اور اسلام کا استخفاف کرنے والے

ظاہری طور سے جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں اور اس کیلئے تسلیم خم کرتے ہیں انکو نیچا دکھا یا جا سکے اور لوگوں کا ایک دوسرے کیلئے مسلمان ہونے کی گواہی دینا ممکن و جائز ہو سکے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ نیکی اور تقویٰ اور ہیبت سے گناہوں سے روکنے کا سبب و مددگار بنے۔

۱۹۔ إنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أمَرَ بِثَلاثَةٍ مَقرُونٍ بِهَا ثَلاثَةٌ أخرىٰ، أمَرَ بِالصَّلاةِ وَالزَّكوةِ، فَمَنْ صَلّى وَلَمْ يُزَكِّ لَمْ يَقبَلْ مِنهُ صَلوتَهُ، وَأمَرَ بِالشُّكرِ لَهُ وَلِلْوالِدَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَشكُرْ والِدَيهِ لَمْ يَشكُرِ اللهَ، وَأمَرَ بِاتِّقاءِ اللهِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ فَمَنْ لَمْ يَصِلْ رَحِمَهُ لَمْ يَتَّقِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ.

۱۹۔ خداوند عالم نے (قرآن میں) تین چیزوں کو تین چیزوں سے ملا کر حکم دیا ہے۔ ۱۔ نماز کا حکم زکات کے ساتھ دیا ہے لہذا جس نے نماز پڑھی مگر زکوٰۃ نہ دی تو اس کی نماز مقبول نہیں ہے ۲۔ اپنے شکر کا حکم والدین کے شکر کے ساتھ قرار دیا۔ لہذا جس نے والدین کا شکر نہ ادا کیا اس نے خدا کا بھی شکر نہ ادا کیا، ۳۔ تقویٰ کا حکم صلہ رحم کے ساتھ دیا۔ اس لئے جس نے صلہ رحم نہ کیا اس نے تقویٰ الٰہی نہ اختیار کیا۔

۲۰۔ لا تَدَعُوا العَمَلَ الصّالِحَ وَالاجتِهادَ فِي العِبادَةِ اتِّكالاً عَلىٰ حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ (ص).

۲۰۔ آل محمدؐ کی محبت پر اعتماد کر کے عمل صالح، اور عبادت میں سعی و کوشش کو نہ چھوڑو،

۲۱۔ إيّاكُمْ وَالحِرصَ وَالحَسَدَ فَإنَّهُما أهلَكا الأُمَمَ السّالِفَةَ، وَإيّاكُمْ وَالبُخلَ فَإنَّها عاهَةٌ لا تَكُونُ فِي حُرٍّ وَلا مُؤمِنٍ، إنَّها خِلافُ الإيمانِ.

۲۱۔ خبردار حرص و حسد سے بچو کیونکہ انہیں دونوں نے سابق امتوں کو ہلاک کیا ہے اور خبردار بخل نہ کرنا کیونکہ یہ ایسی بیماری ہے جو شریف اور مومن میں نہیں ہوتی یہ تو ایمان کے خلاف ہے۔

٢٢- الصَّمْتُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ، إِنَّ الصَّمْتَ يُكْسِبُ الْمَحَبَّةَ، إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَىٰ كُلِّ خَيْرٍ.

۲۲۔ خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، خاموشی جلب محبت کرتی ہے اور یہ ہر خیر کی دلیل ہے۔

٢٣- إِصْحَبْ... الصَّدِيقَ بِالتَّوَاضُعِ، وَالْعَدُوَّ بِالتَّحَرُّزِ، وَالْعَامَّةَ بِالْبِشْرِ.

۲۳۔ دوستوں سے انکساری کے ساتھ، دشمنوں سے ہوشیاری کے ساتھ، عام لوگوں سے کشادہ روئی سے ملو۔

٢٤- إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْقِيلَ وَالْقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

۲۴۔ خدا قیل وقال، ضیاع مال اور کثرت سوال کو دشمن رکھتا ہے۔

٢٥- لَيْسَ لِبَخِيلٍ رَاحَةٌ، وَلَا لِحَسُودٍ لَذَّةٌ وَلَا لِلْمُلُوكِ وَفَاءٌ، وَلَا لِكَذُوبٍ مُرُوَّةٌ.

۲۵۔ بخیل کو راحت نہیں ہے، حاسد کو لذت نصیب نہیں ہے، بادشاہوں کو وفا نہیں ہے، جھوٹے کو مروت نہیں ہے۔

٢٦- عِلَّةُ الصَّلَاةِ أَنَّهَا إِقْرَارٌ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَخَلْعُ الْأَنْدَادِ، وَقِيَامٌ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ جَلَّ جَلَالُهُ بِالذُّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْخُضُوعِ وَالْاِعْتِرَافِ، وَالطَّلَبُ لِلْإِقَالَةِ مِنْ سَالِفِ الذُّنُوبِ، وَوَضْعُ الْوَجْهِ عَلَى الْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ إِعْظَامًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَنْ يَكُونَ ذَاكِرًا غَيْرَ نَاسٍ وَلَا بَطِرٍ، وَيَكُونَ خَاشِعًا مُتَذَلِّلًا رَاغِبًا طَالِبًا لِلزِّيَادَةِ فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْاِنْزِجَارِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَىٰ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لِئَلَّا يَنْسَى الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَمُدَبِّرَهُ وَخَالِقَهُ فَيَبْطَرَ وَيَطْغَىٰ وَيَكُونَ فِي ذِكْرِهِ لِرَبِّهِ وَقِيَامِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ زَاجِرًا لَهُ مِنَ الْمَعَاصِي وَمَانِعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْفَسَادِ.

۲۶۔ نماز کا فلسفہ یہ ہے کہ نماز خدا کی ربوبیت کا اقرار، اور ہر قسم کے شریک کی نفی کرتا اور خدا کے سامنے ذلت و مسکنت، خضوع، اعتراف (گناہ) اور گذشتہ گناہوں کے توبہ و استغفار کیلئے کھڑا ہونے کا نام ہے، اور روزانہ خدا کی تعظیم کیلئے پانچ مرتبہ جبیں کا زمین پر رکھنے کا نام ہے نماز یاد خدا اور غفلت و سرکشی سے دوری، سبب خشوع و فروتنی اور دین و دنیا کی زیادتی کی طلب و رغبت پر آمادہ کرتی ہے، اس کے علاوہ انسان کو شب و روز ذکر خدا کی مداومت پر ابھارتی ہے تاکہ بندہ اپنے آقا و مدبر و خالق کو فراموش نہ کرسکے کیونکہ ان چیزوں کی فراموشی انسان کے اندر طغیان و سرکشی پیدا کر دیتی ہے، اور ذکر الٰہی اور خدا کے حضور میں قیام گناہوں سے روکنے والا اور انواع فساد سے مانع ہوتا ہے۔

۲۷۔... وَالْبُخْلُ يُمَزِّقُ الْعِرْضَ، وَالْحُبُّ دَاعِي الْمَكَارِهِ، وَأَجَلُّ الْخَلَائِقِ وَأَكْرَمُهَا اصْطِنَاعُ الْمَعْرُوفِ، وَإِغَاثَةُ الْمَلْهُوفِ، وَتَحْقِيقُ أَمَلِ الْآمِلِ.

۲۷۔ بخل انسان کی آبرو ریزی کر دیتا ہے، اور حب دنیا کا ... محبت رنج و مکروہ کا سبب بنتی ہے سب سے اچھی اور شریف عادت نیکی کرنا، مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا، امیدوار کی امید کو پورا کرنا،

۲۸۔ لَا تُجَالِسْ شَارِبَ الْخَمْرِ وَلَا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

۲۸۔ شرابخوار کے پاس نہ اٹھو بیٹھو نہ اس پر سلام کرو،

۲۹۔ حَرَّمَ اللهُ الْخَمْرَ لِمَا فِيهَا مِنَ الْفَسَادِ وَمِنْ تَغْيِيرِ عُقُولِ شَارِبِيهَا وَحَمْلِهَا إِيَّاهُمْ عَلَىٰ إِنْكَارِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْفِرْيَةِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ رُسُلِهِ وَسَائِرِ مَا يَكُونُ مِنْهُمْ مِنَ الْفَسَادِ وَالْقَتْلِ وَالْقَذْفِ وَالزِّنَا وَقِلَّةِ الْاِحْتِجَازِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْمَحَارِمِ فَبِذٰلِكَ قَضَيْنَا عَلَىٰ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ أَنَّهُ حَرَامٌ مُحَرَّمٌ لِأَنَّهُ يَأْتِي مِنْ عَاقِبَتِهَا مَا يَأْتِي مِنْ عَاقِبَةِ الْخَمْرِ...

۲۹۔ خداوند عالم نے شراب کو اسلئے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں فساد ہے، اور شرابیوں کی مت ملی جاتی ہے، اور وہ شرابی کو خدا کے انکار پر آمادہ کرتی ہے، اور خدا و اسکے رسولوں پر اتہام لگانے پر آمادہ کرتی ہے۔ اور یہی شراب دوسرے گناہوں مثلاً فساد، قتل، شوہر دار عورت پر زنا کا الزام لگانے، زنا، محرمات کو ناچیز سمجھنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اسی لئے ہم نے حکم دیدیا کہ ہر نشا آور چیز حرام و محرم ہے، اسلئے کہ ان چیزوں کا بھی انجام وہی ہوتا ہے جو شراب کا ہوتا ہے۔

۳۰۔سَبْعَةُ أشْيَاءٍ بِغَيْرِ سَبْعَةِ أشْيَاءٍ مِنَ الإسْتِهْزَاءِ: مَنِ اسْتَغْفَرَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَنْدَمْ بِقَلْبِهِ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللهَ التَّوْفِيقَ وَلَمْ يَجْتَهِدْ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنِ اسْتَحْزَمَ وَلَمْ يَحْذَرْ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَى الشَّدَائِدِ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ تَعَوَّذَ بِاللهِ مِنَ النَّارِ وَلَمْ يَتْرُكْ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ ذَكَرَ اللهَ وَلَمْ يَشْتَقْ إلَى لِقَائِهِ فَقَدِ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ.

۳۰۔ سات چیزیں، سات چیزوں کے بغیر (ایک قسم کا) مذاق ہیں، ۱۔ جو شخص زبان سے استغفار کرے مگر دل سے نادم نہ ہو تو اس نے اپنی ذات سے مذاق کیا، ۲۔ جو خدا سے توفیق کا سوال تو کرے مگر اسکے لئے کوشش نہ کرے تو اسنے اپنے آپ سے مذاق کیا ۳۔ جو دور اندیشی کی طلب رکھے مگر اس کی رعایت نہ کرے تو اپنے ساتھ مسخرہ پن کیا، ۴۔ جو خدا سے جنت کا سوال کرے مگر شدائد پر صبر نہ کرے اسنے اپنے ساتھ مذاق کیا، ۵۔ جو خدا کی پناہ مانگے جہنم سے مگر خواہشات دنیا کو نہ چھوڑے اس نے اپنے ساتھ مسخرہ بازی کی، ۶۔ جو شخص خدا کو یاد کرے لیکن اس کی ملاقات کیلئے سبقت نہ کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا ہ ہ نوٹ: اس میں ساتویں بات چھوٹ گئی ہے

۳۱۔صِلْ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَأفْضَلُ مَا تُوصَلُ بِهِ الرَّحِمُ كَفُّ الأذَى عَنْهَا.

۳۱۔ صلۂ رحم کرو چاہے ایک گھونٹ پانی سے، اور سب سے افضل صلۂ رحم (رشتہ داروں سے) اذیت دور کرنا ہے۔

۳۲۔تَصَدَّقْ بِالشَّيْءِ وَإِنْ قَلَّ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ يُرَادُ بِهِ اللّٰهُ، وَإِنْ قَلَّ بَعْدَ أَنْ تَصْدُقَ النِّيَّةُ فِيهِ عَظِيمٌ...

۳۲۔ صدقہ دو چاہے تھوڑی سی چیز سے اسلئے کہ خدا کیلئے تھوڑی سی چیز بھی اگر صدق نیت سے ہو تو عظیم ہے۔

۳۳۔مَنْ لَقِيَ فَقِيراً مُسْلِماً فَسَلَّمَ عَلَيْهِ خِلَافَ سَلَامِهِ عَلَى الْغَنِيِّ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.

۳۳۔ جو کسی مسلمان فقیر سے ملاقات پر اسکو اسکے برخلاف سلام کرے جسطرح مالدار پر سلام کرتا ہے تو قیامت کے دن خدا سے اس عالم میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔

۳۴۔تَزَاوَرُوا تَحَابُّوا....

۳۴۔ ایک دوسرے کی زیارت کرو تاکہ آپس میں محبت بڑھے۔

۳۵۔اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

۳۵۔ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں کیا۔

۳۶۔مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ التَّنَظُّفُ.

۳۶۔ نظافت و پاکیزگی انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔

۳۷۔أَفْضَلُ الْمَالِ مَا وُقِيَ بِهِ الْعِرْضُ.

۳۷۔ سب سے افضل مال وہ ہے جس سے آبرو بچائی جا سکے۔

٣٨- عَلَيْكُمْ بِسِلاحِ الْأَنْبِياءِ «فَقِيلَ: وَمَا سِلاحُ الْأَنْبِيَاءِ؟» قَالَ: الدُّعاءُ.

٣٨۔ تم لوگوں کیلئے سلاح انبیاء بہت ضروری ہے پوچھا گیا: انبیاء کا سلاح (ہتھیار) کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دعا!

٣٩- وَاعْلَمْ يَرْحَمُكَ اللهُ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَهَى عَنْ جَمِيعِ الْقِمَارِ وَأَمَرَ الْعِبَادَ بِالاِجْتِنَابِ مِنْهَا وَسَمَّاهَا رِجْساً فَقَالَ «رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ» مِثْلَ اللَّعِبِ بِالشِّطْرَنْجِ وَالنَّرْدِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْقِمَارِ وَالنَّرْدُ أَشَرُّ مِنَ الشِّطْرَنْجِ.

٣٩۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے یہ جان لو کہ خدا نے ہر قسم کے جوے بازی سے ممانعت کی ہے، اور بندوں کو اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ اور اسکو (قرآن میں) رجس کہا ہے اور فرمایا ہے: یہ سب ناپاک برے «شیطانی کام ہیں ان سے بچو»۔ جیسے نرد و شطرنج بازی اور ان کے علاوہ دیگر جوے کے اقسام نرد شطرنج سے بھی زیادہ برے ہیں۔

٤٠- أَفْضَلُ الْعَقْلِ مَعْرِفَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ

٤٠۔ افضل ترین عقل خود انسان کیلئے اپنے نفس کی معرفت ہے۔

maablib.org

در کیفیتِ زیارت
امام رضا علیہ السلام

بایست بگو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ

[illegible]

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ

[illegible]

وَالْآخِرِينَ وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ

[illegible]

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَسَيِّدِ خَلْقِكَ

[illegible]

أَجْمَعِينَ صَلَاةً لَا يَقْوَىٰ عَلَىٰ إِحْصَائِهَا غَيْرُكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ

[illegible]

عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ

[illegible]

الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ

وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالاتِكَ وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ

وَفَصْلَ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ وَالسَّلامُ

عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ

بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ وَأُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الطُّهْرَةِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ

التَّقِيَّةِ النَّقِيَّةِ الرَّضِيَّةِ الزَّكِيَّةِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

أَجْمَعِينَ صَلَوٰةً لا يَقْوَى عَلَى إِحْصَائِهَا غَيْرُكَ اللَّهُمَّ صَلِّ

عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطَيْ نَبِيِّكَ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ

الْجَنَّةِ الْقَائِمَيْنِ فِي خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَيْنِ عَلَى مَنْ بَعَثْتَ

بِرِسَالاتِكَ وَدَيَّانَيِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلَيْ قَضَائِكَ بَيْنَ

خَلْقِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَبْدِكَ الْقَائِمِ فِي

خَلْقِكَ وَالدَّلِيلِ عَلَى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالاتِكَ وَدَيَّانِ الدِّينِ

بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ

در کیفیت زیارت امام رضا علیہ السلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَخَلِيفَتِكَ فِي اَرْضِكَ

بَاقِرِ عِلْمِ النَّبِيِّينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَبْدِكَ

وَوَلِيِّ دِينِكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَجْمَعِينَ الصَّادِقِ الْبَارِّ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَبْدِكَ الصَّالِحِ وَلِسَانِكَ فِي

خَلْقِكَ وَالنَّاطِقِ بِحُكْمِكَ وَالْحُجَّةِ عَلٰى بَرِيَّتِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا الْمُرْتَضٰى عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِينِكَ الْقَائِمِ

بِعَدْلِكَ وَالدَّاعِي اِلٰى دِينِكَ وَدِينِ آبَائِهِ الصَّادِقِينَ

صَلٰوةً لَا يَقْوٰى عَلٰى اِحْصَائِهَا غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ

بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَوَلِيِّكَ الْقَائِمِ بِاَمْرِكَ وَالدَّاعِي اِلٰى

سَبِيلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَوَلِيِّ دِينِكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَامِلِ بِاَمْرِكَ الْقَائِمِ فِي

خَلْقِكَ وَحُجَّتِكَ الْمُؤَدِّي عَنْ نَبِيِّكَ وَشَاهِدِكَ عَلٰى

خَلْقِكَ الْمَخْصُوصِ بِكَرَامَتِكَ الدَّاعِي اِلٰى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ

رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى حُجَّتِكَ

در کیفیت زیارت امام رضا علیه السلام

وَوَلِيِّكَ الْقَائِمِ فِي خَلْقِكَ صَلٰوةً تَامَّةً نَامِيَةً بَاقِيَةً

تُعَجِّلُ بِهَا فَرَجَهُ وَتَنْصُرُهُ بِهَا وَتَجْعَلُنَا مَعَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَاُوَالِيْ وَلِيَّهُمْ وَاُعَادِيْ

عَدُوَّهُمْ فَارْزُقْنِيْ بِهِمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ

بِهِمْ شَرَّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَهْوَالَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ پس بگو بہ زیارت

آن حضرت وبگوئی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ

اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

وَارِثَ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِسْمٰعِيْلَ

ذَبِيْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيْسٰى رُوْحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ

مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

عَلِيٍّ وَلِيِّ اللّٰهِ وَوَصِيِّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ بَاقِرِ عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْبَارِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَارُّ التَّقِيُّ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَبَدْتَ
اللّٰهَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

نوٹ : دو رکعت نمازِ زیارت، بعد زیارت ہدیہ کریں۔

مختصر ذکر احوال حضرت معصومہ قمؑ سلام اللہ علیہا

حضرت امام موسےٰ کاظم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سب سے افضل سیدہ معظمہ فاطمہ ہیں جن کا مزار مقدس قم میں ہے۔

قم میں تشریف لانے کی وجہ؟ علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں کہ مامون نے امام رضا علیہ السلام کو مدینہ سے مرو طلب کیا۔ اس کے ایک سال بعد ان کی خواہر حضرت فاطمہ علیہا السلام بھائی سے شوقِ ملاقات میں مدینہ سے مرو روانہ ہوئیں جب وہ ساوہ پہنچیں تو علیل ہوگئیں۔ پوچھا یہاں سے قم کتنا دور ہے؟ عرض کیا گیا دس فرسخ۔ خادم سے فرمایا مجھے قم لے چلو' چنانچہ معصومہ کو قم لایا گیا۔ قم میں موسیٰ بن خزرج بن سعد کے گھر میں ٹھہریں' ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد واصل بحق ہوئیں۔ غسل و کفن کے بعد ارض بابلان (وہ جگہ جہاں اس وقت حرم مطہر ہے) میں دفن کیا گیا ہے۔

زیارت معصومہؑ کی فضیلت میں بہت سی روایات ہیں:

(۱) حضرت امام جعفر الصادقؑ کی بارگاہ میں ایک جماعت حاضر ہوئی۔ تو امامؑ نے فرمایا کہ حق تعالےٰ کا حرم ہے' وہ مکہ مکرمہ ہے۔ رسولِ اکرمؐ کا حرم ہے وہ مدینہ ہے۔ امیرالمومنینؑ کے لیے حرم ہے وہ کوفہ ہے اور ہم اہلبیت کے لیے حرم ہے وہ بلدۂ "قم" ہے۔ کچھ عرصہ بعد ہماری اولاد میں سے ایک مستور جس کا نام فاطمہ ہوگا' دفن ہوں گی؟ جو شخص ان کی زیارت کرے بہشت اس پر واجب ہوگا۔ راوی کہتا ہے کہ اس وقت ابھی امام موسےٰؑ پیدا ابھی نہ ہوئے تھے۔

فرمایا: ان کی شفاعت سے ہمارے شیعہ بہشت میں ہوں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(زیارت حضرت معصومہ در قم)

رَّحِيمِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ آدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ نُوحٍ

نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ

مُوسَىٰ كَلِيمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَىٰ عِيسَىٰ رُوحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ

عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَصِيَّ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا

فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا

سِبْطَيْ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَسَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَ الْعَابِدِينَ وَقُرَّةَ عَيْنِ

النَّاظِرِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ

بَعْدَ النَّبِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ

الْبَارَّ الْأَمِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُوسَىٰ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ

الطُّهْرَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا الْمُرْتَضَىٰ

زیارت حضرت معصومہ در قم

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ التَّقِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ
بْنَ مُحَمَّدٍ النَّقِيِّ النَّاصِحَ الْاَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَسَنَ بْنَ
عَلِيٍّ اَلسَّلَامُ عَلَى الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِكَ وَ
سِرَاجِكَ وَوَلِيِّ وَلِيِّكَ وَوَصِيِّ وَصِيِّكَ وَحُجَّتِكَ عَلٰى
خَلْقِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ وَخَدِيْجَةَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُخْتَ
وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا عَمَّةَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا بِنْتَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ عَرَّفَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَحَشَرَنَا فِيْ
زُمْرَتِكُمْ وَاَوْرَدَنَا حَوْضَ نَبِيِّكُمْ وَسَقَانَا بِكَاْسِ
جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَسْئَلُ
اللّٰهَ اَنْ يُرِيَنَا فِيْكُمُ السُّرُوْرَ وَالْفَرَجَ وَاَنْ يَجْمَعَنَا وَاِيَّاكُمْ

زیارت حضرت معصومہ قم

فِي زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاَنْ لَا يَسْلُبَنَا

[illegible]

مَعْرِفَتَكُمْ اِنَّهُ وَلِيٌّ قَدِيرٌ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِحُبِّكُمْ وَالْبَرَائَةِ

[illegible]

مِنْ اَعْدَائِكُمْ وَالتَّسْلِيمِ اِلَى اللّٰهِ رَاضِيًا بِهِ غَيْرَ مُنْكِرٍ وَلَا

[illegible]

مُسْتَكْبِرٍ وَعَلَى يَقِينِ مَا اَتَى بِهِ مُحَمَّدٌ وَبِهِ رَاضٍ نَطْلُبُ

[illegible]

بِذٰلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِي اللّٰهُمَّ وَرِضَاكَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

[illegible]

يَا فَاطِمَةُ اشْفَعِي لِي فِي الْجَنَّةِ فَاِنَّ لَكِ عِنْدَ اللّٰهِ شَاْنًا مِنَ

[illegible]

الشَّاْنِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ اَنْ تَخْتِمَ لِي بِالسَّعَادَةِ فَلَا

[illegible]

تَسْلُبْ مِنِّي مَا اَنَا فِيهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

[illegible]

الْعَظِيمِ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا وَتَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَعِزَّتِكَ وَ

[illegible]

بِرَحْمَتِكَ وَعَافِيَتِكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِينَ

[illegible]

وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

[illegible]

نوٹ : دو رکعت نماز زیارت بعد زیارت ہدیہ کریں۔

زیارتِ امین اللہ

جو کہ بارگاہِ امام میں پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے

وگفت اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا اَمينَ اللهِ فى اَرْضِهِ وَحُجَّتَهُ عَلى

عِبادِهِ اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يا غَريبَ الغُرَبا. اَشْهَدُ اَنَّكَ جاهَدْتَ

فِى اللهِ حَقَّ جِهادِهِ وَعَمِلْتَ بِكِتابِهِ وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتّى دَعاكَ اللهُ اِلى جِوارِهِ فَقَبَضَكَ اِلَيْهِ بِاخْتِيارِهِ

وَاَلْزَمَ اَعْداءَكَ الْحُجَّةَ مَعَ ما لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبالِغَةِ عَلى جَميعِ

خَلْقِهِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسى مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ راضِيَةً بِقَضائِكَ

مُولَعَةً بِذِكْرِكَ وَدُعائِكَ مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ اَوْلِيائِكَ مَحْبُوبَةً

فى اَرْضِكَ وَسَمائِكَ صابِرَةً عَلى نُزُولِ بَلائِكَ شاكِرَةً

لِفَواضِلِ نَعْمائِكَ ذاكِرَةً لِسَوابِغِ آلائِكَ مُشْتاقَةً اِلى فَرْحَةِ

لِقائِكَ مُتَزَوِّدَةً التَّقْوى لِيَوْمِ جَزائِكَ مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ اَوْلِيائِكَ

مُفارِقَةً لِاَخْلاقِ اَعْدائِكَ مَشْغُولَةً عَنِ الدُّنْيا بِحَمْدِكَ وَثَنائِكَ

پس پہلوی روی مبارک خود را بر قبر گذاشت وگفت اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوبَ الْمُخْبِتينَ

اِلَيْكَ والِهَةٌ وَسُبُلَ الرّاغِبينَ اِلَيْكَ شارِعَةٌ وَاَعْلامَ الْقاصِدينَ

إليك واضحة وأفئدة العارفين منك فازعة وأصوات

الداعين إليك صاعدة وأبواب الإجابة لهم مفتحة ودعوة

من ناجاك مستجابة وتوبة من أناب إليك مقبولة وعبرة

من بكى من خوفك مرحومة والإغاثة لمن استغاث بك موجودة

والإعانة لمن استعان بك مبذولة وعداتك لعبادك منجزة

وزلل من استقالك مقالة وأعمال العاملين لديك محفوظة

وأرزاقك إلى الخلائق من لدنك نازلة وعوائد المزيد

إليهم واصلة وذنوب المستغفرين مغفورة وحوائج خلقك

عندك مقضية وجوائز السائلين عندك موفرة وعوائد

المزيد متواترة وموائد المستطعمين معدة ومناهل الظماء

مترعة اللهم فاستجب دعائي واقبل ثنائي واجمع بيني وبين

أوليائي بحق محمد وعلي وفاطمة والحسن والحسين إنك

ولي نعمائي ومنتهى مناي وغاية رجائي في منقلبي ومثواي

maablib.org

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَن